اسلام اور امن

محمد سعید الرحمن
ایم اے

نحمدہ ونصلی علی رسوله الکریم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خلیفہ فی الارض بنایا تو اس عظیم ذمہ داری کو بحسن وخوبی انجام دینے کیلئے اسے ذہن اور اس عقل کی راہنمائی کیلئے مسلسل انبیائے بھیجے حتیٰ کہ انبیاء کا یہ سلسلہ خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم فرمایا اور حضور ﷺ پر نازل شدہ کتاب قرآن حکیم کے ذریعے تکمیل دین کا اعلان فرمادیا۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

اس تمام سلسلے کا مقصد اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ:

لقد ارسلنا رسلنا بالبینا وانزلنا معهم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط

اسلام جو اللہ کا واحد مقبول دین ہے۔ امن و سلامتی کا مظہر ہے۔ اسلام کے ایک معنی ہی ''الدخول فی السلم'' ہیں یعنی امن و سلامتی اور صلح و آشتی میں داخل ہوجانا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ''المومن'' بھی ہے۔ یعنی امن دینے والا اور یہی نام حضور ﷺ کا بھی ہے۔ الغرض دین اسلام رب اسلام اور پیغمبر اسلام سب ہی انسانیت کیلئے امن و سلامتی کے داعی ہیں۔

امن ہی وہ فلاح ہے جس کیلئے رسول خدا ﷺ نے منظم معاشرہ کی تشکیل نظام صلوٰۃ کے ذریعہ فرمائی اور پانچوں وقت موذن سے ''حی علی الفلاح'' کا اعلان کروایا۔ امن وہ سلام ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان کی زبان سے کہلوا کر پورے معاشرے میں عام کردیا۔

عالمی امن

جو آج مہذب دنیا اور اقوام متحدہ (UNO) کا مقصود اعلیٰ بنا ہوا ہے اسے مقبول عام بنانے اور اس کی حقیقت و افادیت کو ابھار کر دنیا کے سامنے والے میں اسلام کے بنیادی پیغام اور ختم المرسلین رحمۃ للعالمین رحمت کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مسلسل جدوجہد کا بنیادی اور بڑا حصہ انشاء اللہ اس مینارِ امن کی روشنی سے انسانیت ایک دن پائیدار اور حقیقی امن حاصل کر کے رہی گی۔ یہاں یہ ذہن نشین کرلینا چاہئے کہ عالمی امن کوئی ایسا خواب نہیں جسے نرم بچھونوں پر لیٹے لیٹے دیکھ لیا جائے اس کے حصول کیلئے پیامبرِ امن کے جہاد بھرے اسوۂ حسنہ کو اپنانا ہوگا اس لئے کہ امن کا پیغام بہت سے ظالموں اور جابروں کو ان کے مفادات سے محروم کردیتا ہے۔ اور ان فرعونوں اور طاغوتوں کیلئے جو انسانیت کو اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کرتے ہیں۔ پیغام موت دیتا ہے لہٰذا انہیں اپنی بقاء کیلئے امن کی تحریک کو کچلنے کے سوا کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

اسلام اور رسول امن و سلام نے امن عالم کی ترقی کا یہ بنیادی نظریہ حیات ''لا الہ الا اللہ'' کی شکل میں پیش کیا۔ جس نے انسانوں کیلئے مقصد اعلیٰ اللہ و قرار دیا۔ وہ اللہ جو مومن ہے۔ منبع امن وسلامتی اور سرچشمہ عدل و رحمت ہے۔ یہ کلمہ ایک طرف تو خیر وفلاح اور حق کو قائم کرنے کی دعوت دیتا ہے تو دوسری طرف شر وفساد اور باطل کو نیست و نابود کرکے امن عام قائم کرنے کیلئے مسلسل پیغام جہاد ہے۔

یہ کلمہ انسانیت کو رنگ ونسل، ذات پات، طبقاتی امتیازات اور دیگر اختلافات کے گھروندوں اور تعصبات کی بیڑیوں سے آزاد کرکے تمام انسانوں کو ایک اللہ کے سامنے برابر کا درجہ دیتا ہے۔ ظلم و جبر روکنے اور آزادی فکر وخیال بخشنے والے اس کلمہ کو عام کرنے میں مفاد پرست گروہ اور استحصالی طبقہ حائل ہونے لگا یہ طبقہ اسلاف پرستی، خواہشات پرستی، مفاد پرستی اور سرمایہ پرستی کا عادی اور انسانوں کو اندھی تقلید کا سبق پڑھا کر اپنی مقصد برآری کا خوگر تھا۔ اسے خود ساختہ قدس ناموں کے جالے ٹوٹتے دیکھنا گوارا نہ ہوسکا چنانچہ اس باطل قوت نے پوری طاقت سے امن کی اس تعلیم کی مخالفت کی داعی امن اور ان کے ساتھیوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے ہیں اس لئے کہ وہ انسانی ذات اور نظام کائنات میں فساد پسند نہ کرتے تھے۔ اور ان کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ ربنا اللہ کہتے تھے۔

پھر یہ حکم ہوا کہ: **وقاتلوهم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین کله لله** (الانفال:۳۹) ان سے یہاں تک جنگ کرو کہ فتنہ نہ رہے۔ اور سارا دین اللہ کیلئے ہوجائے۔

صلح حدیبیہ اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جنگ کا مقصد محض فتنہ ختم کرنا اور عقیدہ آزادی منوانا تھا۔

الغرض پیامبر امن ﷺ نے تمام جہان کے انسانوں کو عالمی امن کے قیام کی دعوت دی۔ آج کشمیر

میں کیا ہو رہا ہے؟ کیا امن کا یہی مطلب ہے کہ کفار اور طاغوتی اور سامراجی طاقتیں کلمہ گو مسلمانوں کو قتل کرتی پھریں۔ مسلمانوں عورتوں کی عصمت دری کرتی پھریں اور ہم امن کی آڑ لے کر کر چپ سادھ کر بیٹھ جائیں۔ یاد رکھیں لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ ہندو بنیا مذاکرات کی میز پر سیدھا نہیں ہوگا۔ اسے سیدھے کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے:

وقاتلوا الذين لا يومنون بالله ولا باليوم الاخر ولا يحرمون ما حرم الله ورسوله ولا يدينون دين الحق من الذين اوتوا الكتب حتى يعطوا الجزية عن يد وهم صغرون (التوبۃ:۲۹)

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر موقع اور ہر لمحہ امن قائم کرنے اور امن قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش فرمائی۔ اس کی بہت سی مثالیں آپ کی زندگی میں موجود ہیں مثلاً

۱) جب آپ کی عمر مبارک پندرہ برس کی ہوئی تو جنگ فجار پیش آئی اس جنگ میں ایک طرف قریش اور بنوکنانہ تھے اور دوسری طرف قیس میلان تھے۔

اس جنگ کے بعد حلف الفضول کا معاہدہ طے پایا۔ نبی ﷺ بھی اس معاہدہ میں شریک تھے۔ اور شرف رسالت سے مشرف ہونے کے بعد فرمایا کرتے تھے۔ کہ مجھے اس کے عوض سرخ اونٹ بھی پسند نہیں اور اگر (دور) اسلام میں اس عہد و پیمان کیلئے مجھے بلایا جاتا تو میں لبیک کہتا (الرحیق المختوم:۹۰)

۲) جب حضور ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ کے قبائل یہود اور مسلمانوں کے مابین ایک معاہدہ تشکیل دیا جسے تاریخ میں میثاق مدینہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ ساری انسانیت امن و سلامتی کی سعادتوں اور برکتوں سے بہرہ ور ہو۔ اور اس معاہدے میں آپؐ نے یہود کو اپنے مذہبی عقائد پر عمل کرنے کی مکمل آزادی عطا فرمائی۔

۳) غزوہ خیبر کے موقع پر جب نبی ﷺ نے حضرت علیؓ کو علم دے کر روانہ فرمایا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اگر تمہارے ذریعہ اللہ ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے تو یہ سرخ اونٹوں کے ملنے سے بہتر ہے۔

اور اسلام نے معاشرے میں امن قائم رکھنے کیلئے عفو در گزر کو مومن کی ایک اہم صفت بتایا ہے۔

لیکن آج یورپ اور اس کے حواری مسلمانوں کیلئے اور حادی اسلام کو امن دشمن قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں اور اس بارے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

حالانکہ حقیقت اس کے الٹ ہے اور امن کے دشمن یہودی اور عیسائی نہ کہ مسلمان اور نبیؐ اسلام آج عراق میں کیا ہو رہا ہے۔ آخر عراقی مسلمانوں کا قصور کیا ہے؟ اگر مسلمان اسلحہ بناتے ہیں تو یہ دہشت گردی ہے اور یہ طاغوتی جو کچھ مرضی کرتے پھریں انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اقوام متحدہ (UNO) امریکہ ظالم کی لونڈی بن کر رہ گئی ہے۔ عراق میں فوجیں داخل کرنے کا واحد امریکی مقصد عرب دنیا میں بیٹھ کران پر حکمرانی قائم کرنا ہے۔ اور تیل کے ذخائر پر قبضہ کر کے معاشی طور پر ہر میدان میں دنیا پر اپنا سکہ چلا رہا ہے اور اس کا دوسرا بڑا مقصد اسرائیل کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ آج ہم مسلمانوں میں غیرت، حمیت، باہمی اتحاد، نام کی کوئی چیز باقی نہیں ہے۔ امریکہ ظالم جدھر چاہتا ہے منہ اٹھا لیتا ہے۔ اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ آخر کار اسے روکنا ہے تو مسلمانوں کو ہی روکنا ہے۔ کیونکہ اس کے انسانیت کے قاتل صدر بش نے 11 ستمبر 2001ء کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے کے بعد کہا تھا کہ صلیبی جنگوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ امریکہ کو اخلاقی اور سفارتی اعتبار سے ہر محاذ پر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اور یہ ظالم طاقت کے نشے میں بدمست ہو کر اخلاقیات کی تمام حدیں پھلانگ چکا ہے۔ اور پھر بھی یہ انسانیت کا خیر خواہ ہونے کا دعویدار ہے۔

پچھلے دنوں افغانستان میں کیا ہوا اور اس ذلیل بش کی ہوش بد افغانی مسلمانوں کے خون سے پوری نہ ہوئی اور وہ عرب دنیا میں داخل ہو گیا۔

یاد رکھیں! اب موقع ہے اگر اب بھی ہم نے اپنے اندر اتحاد پیدا نہ کیا تو وہ وقت دور نہیں جب پاکستان کی باری بھی آنے والی ہے اور پھر ہم پچھتائیں گے مگر اس وقت پچھتانے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ امریکی صدر کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس دنیا میں بڑے بڑے طاقت والے آئے مگر نیست و نابود ہو گئے اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے قانون فطرت ہے عروج کے بعد زوال لازمی ہے۔ ان شاء اللہ امریکی زوال قریب ہے۔

جب انصاف ہو تو امن خود بخود قائم ہو جاتا ہے لیکن انصاف کے فقدان میں بدامنی کا دور دورہ ہوتا ہے اور فساد پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے انصاف تب قائم ہوگا جب اس زمین پر زمین کے مالک کے بھیجے ہوئے نظام کے تحت حکومت قائم ہوگی انسانیت کے قاتل بش کیلئے انصاف قائم کر سکتا ہے جو خود بہت بڑا قاتل ہے۔

مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے حالانکہ حقیقت میں سب سے بڑا دہشت گرد خود امریکہ اور اس کا خونخوار صدر ہے۔ کائنات میں بہت سے بڑا فساد اللہ کی نافرمانی اور کفر ہے اور فساد کا سرغنہ امریکہ ہے۔ اللہ ہم مسلمانوں کو سمجھ نصیب فرمائے آمین۔